

شب براءت کی حقیقت

Shahood Ahmed

نوافل گھر پہ ادا کریں

جب فقہاء نے یہ دیکھا کہ لوگ گھر جا کر بعض اوقات سنتوں کو ترک کر دیتے ہیں، اس لیے انھوں نے یہ بھی فرما دیا کہ اگر سنتیں چھوٹنے کا خوف ہو تو مسجد ہی میں پڑھ لیا کریں تاکہ چھوٹ نہ جائیں، ورنہ اصل قاعدہ یہی ہے کہ گھر میں جا کر ادا کریں اور نفل کے بارے میں تمام فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ نفل نماز میں افضل یہ ہے کہ اپنے گھر میں ادا کرے اور نفلوں کی جماعت حنفیہ کے نزدیک مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے، یعنی اگر جماعت سے نفل پڑھ لے تو ثواب تو کیا ملے گا الٹا گناہ ملے گا۔

(اصلاحی خطبات، جلد ۴، ص ۲۶۰)

بعض لوگ اس رات میں اور شب قدر میں نفلوں کی جماعت کرتے ہیں، پہلے صرف شبینہ با جماعت ہوتا تھا اب سنا ہے کہ صلوٰۃ التسبیح کی بھی جماعت ہونے لگی ہے، یہ صلوٰۃ التسبیح کی جماعت کسی طرح بھی ثابت نہیں، ناجائز ہے۔ اس کے بارے میں ایک اصول سن لیجئے جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ فرض نماز کے علاوہ اور ان نمازوں کے علاوہ جو حضور اقدس ﷺ سے باجماعت ادا کرنا ثابت ہیں مثلاً تراویح، کسوف اور استسقاء کی نماز، ان کے علاوہ ہر نماز کے بارے میں افضل یہ ہے کہ انسان اپنے گھر میں ادا کرے، صرف فرض نماز کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اندر صرف افضل نہیں بلکہ سنت مؤکدہ قریب بواجب ہے کہ اس کو مسجد میں جا کر جماعت سے ادا کرے۔ لیکن



شب براءت کی حقیقت

Shahood Ahmed

بدعات کی خاصیت

اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے تو سب سے زیادہ تاکید اس کی فرمائی تھی کہ جب کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کی میراث شریعت کے مطابق جلدی تقسیم کرو، لیکن اب یہ ہو رہا ہے کہ میراث تقسیم کرنے کی طرف دھیان نہیں ہے مگر حجبہ ہو رہا ہے، دسواں ہو رہا ہے، چالیسواں ہو رہا ہے، بری ہو رہی ہے، لہذا بدعات کی خاصیت یہ ہے کہ جب انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے تو سنت سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اور سنت والے اعمال کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین

(اسلامی خطبات، جلد ۳، ص ۲۶۶)

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بدعات کی خاصیت یہ ہے کہ جب آدمی بدعات میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کے بعد پھر اصل سنت کے کاموں کی توفیق کم ہو جاتی ہے، چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو لوگ صلوٰۃ التیمم کی جماعت میں دیر تک کھڑے رہتے ہیں وہ لوگ پانچ وقت کی فرض جماعتوں میں کم نظر آئیں گے اور جو لوگ بدعات کرنے کے عادی ہوتے ہیں مثلاً حلوہ مانڈا کرنے اور کونڈے میں لگے ہوئے ہیں وہ فرائض سے غافل ہوتے ہیں، نمازیں قصا ہو رہی ہیں جماعتیں چھوٹ رہی ہیں، اس کو تو کوئی فکر نہیں لیکن یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔



مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ

شب براءت کی حقیقت

Shahood Ahmed

نوافل کی جماعت مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے

ہے، تنہائی میں مجھ سے رحمت طلب کرنے والا ہے، اب اللہ تعالیٰ تو یہ فرما رہے ہیں کہ تنہائی میں میرے پاس آ کر مجھ سے مانگو لیکن ہم نے یہ کیا کہ شبینہ کا انتظام کیا، چراغاں کیا اور لوگوں کو اس کی دعوت دی کہ میرے پاس آ کر میری اس خلوت میں شریک ہو جاؤ۔ حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی ناقدری ہے، لہذا شبینہ ہو یا صلوٰۃ التبیح کی جماعت ہو یا کوئی اور نفلی جماعت ہو، یہ سب ناجائز ہے۔

(اصلاحی خطبات، جلد ۴، ص ۲۶۲)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفلی عبادت کی ناقدری نہ کرو، نفلی عبادت کی قدر یہ ہے کہ تم ہو اور تمہارا اللہ ہو، تیسرا کوئی نہ ہو، لہذا نفلی عبادت جتنی بھی ہیں ان سب کے اندر اصول یہ بیان فرما دیا کہ تنہائی میں اکیلے عبادت کرو، اس کے اندر جماعت مکروہ تحریمی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو یہ ندا دی جا رہی ہے کہ

الاهل من مستغفر فاغفر له

کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کی مغفرت کروں؟ یہاں لفظ مستغفر مفرد کا صیغہ استعمال کیا، یعنی کوئی تنہائی میں مغفرت طلب کرنے والا



مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ

شب براءت کی حقیقت

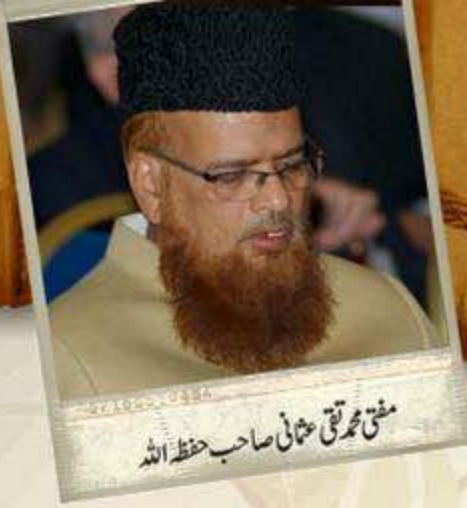
Shahood Ahmed

پندرہ شعبان کا روزہ

تاریخ کو لہذا اگر کوئی شخص ان دو وجہ سے ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھے ایک اس وجہ سے کہ یہ شعبان کا دن ہے دوسرے اس وجہ سے کہ یہ ۱۵ تاریخ ایام بیض میں داخل ہے، اگر اس نیت سے روزہ رکھ لے تو انشاء اللہ موجب اجر ہوگا، لیکن خاص پندرہ تاریخ کی خصوصیت کے لحاظ سے اس روزے کو سنت قرار دینا بعض علماء کے نزدیک درست نہیں۔ اسی وجہ سے اکثر فقہاء کرام نے جہاں مستحب روزوں کا ذکر کیا ہے وہاں محرم کے دس تاریخ کے روزے کا ذکر کیا ہے، یوم عرفہ کے روزے کا علیحدہ سے ذکر نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا ہے کہ شعبان کے کسی بھی دن روزہ رکھنا افضل ہے۔ بہر حال اگر اس نقطہ نظر سے کوئی شخص روزہ رکھ لے تو انشاء اللہ اس پر ثواب ہوگا، باقی کسی دن کی کوئی خصوصیت نہیں اور اس روزے کو باقاعدہ سنت قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(املاقی خطبات، جلد ۴، ص ۲۶۶)

ایک مسئلہ شب براءت کے بعد والے دن یعنی پندرہ شعبان کے روزے کا ہے، اس کو بھی سمجھ لینا چاہیے، وہ یہ کہ سارے ذخیرہ حدیث میں اس روزے کے بارے میں صرف ایک روایت میں ہے کہ شب براءت کے بعد والے دن روزہ رکھو۔ لیکن یہ حدیث ضعیف ہے لہذا اس روایت کی وجہ سے خاص اس پندرہ شعبان کے روزے کو سنت یا مستحب قرار دینا بعض علماء کے نزدیک درست نہیں۔ البتہ پورے شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے یعنی یکم شعبان سے ستائیس شعبان تک روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے لیکن ۲۸ اور ۲۹ شعبان کو حضور ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ رمضان سے ایک دو روز پہلے روزہ مت رکھو تاکہ رمضان کے روزوں کے لیے انسان نشاط کے ساتھ تیار رہے، لیکن یکم شعبان سے ۲۷ شعبان تک ہر دن روزہ رکھنے میں فضیلت ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ پندرہ تاریخ ایام بیض میں سے بھی ہے اور حضور اقدس ﷺ اکثر ہر ماہ کے ایام بیض میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے، یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵



مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ

شبِ براءت کی حقیقت

Shahood Ahmed

گوشہ تنہائی کے چند لمحات

قیمتی نہیں جتنے وہ چند لمحات قیمتی ہیں جو آپ نے اخلاص کے ساتھ ریا کے بغیر گوشہ تنہائی میں گزار لیے۔ میں ہمیشہ کہتا رہا ہوں کہ اپنی عقل کے مطابق کام کرنے کا نام دین نہیں، اپنا شوق پورا کرنے کا نام دین نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کہنے پر عمل کرنے کا نام دین ہے، ان کی پیروی اور اتباع کا نام دین ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ تمہارے گھنٹے شمار کرتے ہیں کہ تم نے مسجد میں کتنے گھنٹے گزارے؟ وہاں گھنٹے شمار نہیں کیے جاتے، وہاں تو اخلاص دیکھا جاتا ہے۔ اگر چند لمحات بھی اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ میں میسر آگئے تو وہ چند لمحات ہی انشاء اللہ بیڑا پار کر دیں گے، لیکن اگر آپ نے عبادت میں کئی گھنٹے گزار دیئے، مگر سنت کے خلاف گزارے تو اس کا کچھ بھی حاصل نہیں۔

(اصلاحی خطبات، جلد ۴، ص ۲۶۳)

فضیلت والی راتیں شور و شغب کی راتیں نہیں ہیں، میلے ٹھیلے کی راتیں نہیں، یہ اجتماع کی راتیں نہیں بلکہ یہ راتیں اس لیے ہیں کہ گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلقات استوار کر لو اور تمہارے اور اس کے درمیان کوئی حائل نہ ہو۔

میان عاشق و معشوق رمزیت
کرانا کاتبین راہم خبر نیست

لوگ یہ عذر کرتے ہیں کہ اگر تنہائی میں عبادت کرنے بیٹھتے ہیں تو نیند آجاتی ہے، مسجد میں شبینہ اور روشنی ہوتی ہے اور ایک جم غفیر ہوتا ہے جس کی وجہ سے نیند پر قابو پانے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ ارے! اس بات پر یقین کرو کہ اگر تمہیں چند لمحات گوشہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے میسر آگئے تو وہ چند لمحات اس ساری رات سے بدرجہا بہتر ہیں جو تم نے میلے میں گزاری۔ اس لیے کہ تنہائی میں جو وقت گزارا وہ سنت کے مطابق گزارا اور میلے میں جو وقت گزارا وہ خلاف سنت گزارا، وہ رات اتنی